نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیو | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۲۴-جلد ۴ | لودیانہ ۱۵ جون ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسیحی حسن اسیر متخلص گل مقام روڑکی

اب مجھے دنیا میں کیا ہی غم رہا
جب کہ عیسیٰ ہی میرا ہمدم رہا

لے لئے انعام اُٹھتا ہوں کہیں
در پہ اسکے اب تو بستر جم رہا

اُٹھ گئے یا سے ہزاروں بے وصال
ہی غنیمت اپنا دم جو دم رہا

عشق میں اسکے نہیں میں ہی اسیر +
مبتلا اسپہ تو ایک عالم رہا

بند ہوگیا جسدم تصور یار کا +
سرنگوں شل کماں میں خم رہا

خوں بہا کا حال جب لکھنے لگا
رنج کے باعث قلم بھی اشتم رہا

ہو چکی طے منزل دور و دراز
اب سفر باقی مجھے کل کم رہا

نور افشاں

اخبار بمبی گزٹ کے کارسپانڈنٹ نے عدن سے یہہ خبر بھیجی ہے کہ ملک حبش میں مصر کی فوج کو شکست ہونے کی نسبت مختلف خبریں آئی ہیں۔ بعض لوگ یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک سخت لڑائی ہوئی جسکو گویا سیوڈان کی دوسری لڑائی کہنا چاہئے اور حبش والے خدیو مصر سے یہہ بات کہتے ہیں کہ جبتک تم ہمکو بیس لاکھ روپیہ نہ دوگے اُسوقت تک ہم تمہاری تیس ہزار فوج کو اپنے ملک سے نہیں جانے دینگے +

دوسری خبر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مصریوں کے ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور باقی کسی حکمت عملی سے بچکر مقام مسورا میں چلےگئے تیسری خبر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تین ہزار آدمی مارے گئے اور رقیب بادشاہ سخت زخمی ہوا +

اب اِن خبروں سے صاف ظاہر ہے کہ جو مہم خدیو مصر نے حبش پر کی ہے وہ جلدی ختم ہونے والی نہیں ہے دوم مسورا میں کچھ عرصہ سے عہدادار لوگ کسی اجنبی آدمیکو بجز اسکے کہ وہ کیسا ہی گرانی میں

جاوے اور طرح پر نہیں جانے دیتے ہیں اور وہاں کے بعض سوداگر یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عمدہ مصری فوج کے آنے جانے کی خبر پر کان نہیں لگاتے ہیں تاکہ ہمکو دکھہ نہ ہو جاوے +

—— اخبار ٹائمز آف انڈیا کے کارسپانڈنٹ نے راولپنڈی سے یہہ خبر بھیجی ہی کہ کشمیر سے حال میں وہاں ایک معزز شخص آیا ہی اور جس شدت سے ہیضہ بالفعل اُس ملک میں جاری ہی اُسکی نسبت اُسنے بڑی حیرت انگیز خبریں بیان کی ہیں یعنے اُس کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں سیکڑوں آدمی اُسمیں مرے چلے جاتے ہیں اور وہ تمام کشمیر میں پھیل گیا ہی اُسکا بیان ہی کہ جو خبریں ہماری گورنمنٹ کے پاس بھیجی جاتی ہیں وہ محض ناقابل اعتبار اور دھوکھہ دینی والی ہوتی ہیں کیونکہ وہاں وفات کے درج رجسٹر کرنے کا انتظام نہایت سست ہی۔ کہتے ہیں کہ جو پہرہ سری کے درمیان اس غرض سے قائم ہی کہ وہ ہیضہ کے مریضونکو شہر کے اندر نہ جانے دے اور جو شخص شہر میں جانا چاہتا ہی وہ بچکر نکل جاتا ہی +

ہمکو معلوم ہی کہ ڈاکٹر فیری صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب نے اسی سبب سے وہاں سے پہرہ اُٹھائے جانیکی رائے دی ہی +

اسکے بعد کی جو خبریں آئیں اُنسے یہہ معلوم ہوا کہ اب کشمیر میں ہیضہ کم ہو جاتا ہی +

—— معتبر طور سے معلوم ہوا کہ میجر سنڈمن صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت ابھی تک ستنگ میں ہیں۔ صاحب موصوف جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی چند چٹھیاں خان قلات کے پاس لیگئے تھے جنہیں قلات کے معاملے پر کچھہ لکھا ہوا تھا اور میجر سنڈمن صاحب کو اختیار دیا گیا تھا کہ ایسی تجویز کرے جس سے خان اور سرداروں میں صلح ہو جاوے چنانچہ چند ہفتوں میں اب صلح ہونے والی ہی اور اس عرصہ میں قافلے براہ بولن گذر آرام سے جارہے ہیں فوجیں بالکل تندرست ہیں لیکن مقام گجی میں ہیضہ پھیل رہا ہی +

—— کچھہ عرصہ ہوا یہہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ سندھ کو ملک پنجاب میں ملحق کرنیکی تجویز درپیش ہی اور بہت سے اخبارات میں یہہ خبر معتبر طور سے شایع ہوئی تھی سو اب ایک بمبی کے اخبار کو اُسکے کارسپانڈنٹ نے کراچی سے یہہ پختہ خبر دی ہی کہ یہہ بات بالکل غلط ہی اور کون کہتا ہی کہ سندھ کو پنجاب کے متعلق کیا جاوے +

—— جو خبر روٹر کمپنی نے دربارہ سفارت یونان کے دی وہ قابل اطمینان ہی۔ مسٹر گروس صاحب وزیر اور مسٹر بابر کوم اہ گذشتہ کو گارڈ ملا اور اُنکی ہمراہ مقام بھامو کو روانہ ہوا +

پس اب یقین ہی کہ روز بروز ایسی ہی خبریں آوینگی یہانتک کہ صاحبان موصوفین بخیر و عافیت تمام ایک روز پہونچ جاوینگے اور یہہ بھی سننے میں آویگا کہ اب کل معاملات طے ہوگئے ہیں +

—— بروئے تار برقی معلوم ہوا کہ سلطان عبد العزیز خان والے روم جو تخت سلطنت سے اُتارے گئے تخت کے غم میں خودکشی کی مرگئے +

چند اخبارات سے یہہ معلوم ہوا کہ اب رعایا روم سلطان حال سے خوش ہی کیونکہ سلطان عبد العزیز کے وقت میں رعایا پر نہایت ہی ظلم و جبر ہوتا تھا اور جسقدر ظلم و ستم سے روپیہ وصول کیا جاتا تھا وہ سب سلطان اپنے عیش عشرت میں صرف کرتے تھے رعایا کی بہبودی کا مطلق خیال نہ تھا اسیواسطے تمام ترکستان میں جابجا خوشیاں ہورہی ہیں اور ترکستان کے لوگ اب یقین کرتے ہیں کہ سلطان مراد افندی جو ذی علم و ہوشیار آدمی ہی ہمکو ہرگز تنگ نہیں رکھے گا +

روس کے اخبارات سے معلوم ہوا ہی کہ شہنشاہ روس نے مراد افندی کی تخت نشینی سے اپنی رضامندی ظاہر کی +

اگر مراد افندی نے دانائی سے سلطنت رانی کی تو یقین ہی کہ ترکستان میں چندے صورت امن کی رہے گی ورنہ خیر +

تقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی اور بختیار کا انبالہ میں پہونچنا

ہمارے آرام طلب مسافروں نے دوپہر اُسی قصبہ میں کاٹی تہی پہر جب اُٹھکر دیکھتے ہیں تو دن بہت تھوڑا رہگیا تھا اور سفر کی کوفت بھی بالکل زائل نہیں ہوئی تھی لاچار وہاں ہی شب باشی کی ٹھہرادی تکیہ کے کنوے سے نہاتے دہوتے شام ہوگئی مکان چاروں طرف سے کھلا تھا حقیقت میں یہانکا نہایت آرام تھا کسیطرح کی تکلیف نہ تھی اور اوپر سے ٹھنڈی ٹھنڈی سہاونی ہوا چلنی شروع ہوگئی اسواسطے بختیار اور سندرت لیٹتے ہی ایسے سوگئے کہ کچھہ سدھہ بدھہ نہ رہی۔ وزیر علی بچارے نے آنکھیں بند کرکے ہرچند کوشش کی کہ نیند آوے مگر جسکے دل پر فکر ہو بہر اُسکو کب آتی ہی نیند۔ کروٹیں لیتے ہی لیتے صاف اوڑ جاتی ہی نیند دل سے اپنا نکلنا سفر کی مصیبتیں جھیلنا چوروں کیطرح ہر وقت دانو گھات میں رہنا ہرکس و ناکس کی نظر میں مشتبہ ٹھہرنا پہر منزل مقصود تک نہ پہونچنا اور اُسپر نصرت علی کا وہ تازہ معاملہ وبراہ اُنہیہ سب باتیں جمع ہوکر اُسکے چہوٹے سے دل پر ایک گہری گھٹا کیطرح چھاگئیں قرار بالکل فرار ہوگیا اور آرام مطلق حرام اگر ایک خیال دلپر سے اوترتا تو دوسرا فی الفور چڑھتا اور اگر ایک اندیشہ گھٹتا تو دوسرا اُسیقدر بڑھتا تھا غرض ایڑیاں رگڑتے اور خدا خدا کرتے کہیں صبح صادق نمودار ہوئی آخر اپنے رفیقونکو جگا مُنہہ ہاتھہ دھلوا چند بست سنبھال اور اُنکی کمریں کسوا سفر کی راہ لی۔ راستہ میں طنز کے طور پر بختیار نے کہا کہ بھائی حقیقت میں آپ مجھسے اچھے ہیں سچ پوچھو تو زندگی کا لطف آپ ہی اُٹھاتے اور چین سے بسر کرتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ غم اور فکر آپ کے نزدیک نہیں چہوتے اور نہ رنج و ملال آپ کے چہرہ کو کبھی



مستفید کرتا ہے اپنی مرضی کے مالک ہو جدھر جی چاہے پھرتے چلتے ہو اور جہاں طبیعت نہ لگے وہاں دم نہیں لیتے ہو سوئے نہ بر اشتر سے سواری نہ چو شتر زیر باری نہ خواجہ رعیت نہ غلام شہریاری۔ سچ ہے آپ نے فرنگیوں کے ہاتھ سے کبھی ستم نہیں اٹھایا اور نہ اُن سے کبھی آپ کو پالا پڑا اور نہ اُن کے ستم سیدہ کے دیکھنے کا کبھی اتفاق ہوا اور نہ اُن کے حال زار پر کبھی آپکا دل دُکھا کوئی ایسا بھی ہے ہوگا کہ انگریزوں کی خودغرضی اور اُن کے ہاتھ سے ہندوستانیوں کی تباہی آپکے دلپر نقش کالحجر کرتا اور قومی ہمدردی کے جوش سے آپکے دلکو ابھارتا سو واسطے اُن کی طرف سے دلپر کچھ شکایت نہیں اور نہ زبان پر اُن کے ستم سیدوں کی حکایت نہ او دھو کا لین اور نہ مادھو کا دین حقیقت میں آپ خیراندیش ہو سب کیطرف خیر کی نگاہ سے دیکھتے ہو اور سب کی جانب سے خیر کی اُمید رکھتے ہو بداندیشوں کا ڈر نہیں اور نہ کسی پر بداندیشی کا ظن رکھتے ہو شاید اسیواسطے سب کیطرف سے خوش ہو اور اپنے آپ میں بھی ہر وقت خوش نظر آتے ہو کاش ہماری طبیعت بھی ایسی ہوتی تو زندگی کا کچھ ہم بھی لطف اُٹھاتے اور زندوں میں نام دھرتے اب غم میری جان کو لیے کھا رہا ہے جیسے لکڑی کو گھن یہہ ظالم کسیوقت پیچھا چھوڑتا ہی نہیں شاید ساری خدائی کا غم کوٹ کوٹ کے میرے ہی دل میں بھر دیا گیا ہے دیکھنے آتے وقت آپنے شفاقاؤں سے میں کیا کیا وعدے کر کے آیا تھا اور یہاں آکر کس گھمگھماؤ میں پڑ گیا اب اس سوچ میں ہوں کہ واپس جاکر اُن کو کیا منہہ دکھاؤنگا اور کس طرح اُنکی نظروں میں سرخروئی حاصل کرونگا اس امر کی تو کچھ بھی اطمینان نہ ہوئی کہ پنجاب کے رؤساء ہمارے سرداروں کے ساتھ اتفاق کر کے انگریزوں کو اس ملک سے ضرور نکال دینگے اور اپنے پیارے ملک کے بیش بہا ثمرے بلا مزاحمت غیر آپ ہی اُٹھائیں گے اور کیونکر ہوتے جبکہ ملکی سرداروں تک ابھی رسائی ہی ہونے نہیں پائی ہے غریب غربا سو وہ ہمارے مدعا کے ظاہرا مخالف ہیں اور اُنکے سوا ر بیکار آدمی کوئی ایسے ملے ہی نہیں کہ جنکی معرفت ہم اپنی شکایت تمام ملک میں پھیلا سکتے اور سب کے دلوں میں قومی ہمدردی کا جوش پیدا کرتے اب اسی کشمکش میں پڑا ہوں کچھ نہیں سوجھتا کہ کیا کروں نہ روئے رفتن نہ رائے ماندن نہ آگے بڑھ سکتا ہوں اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہوں اور اسوقت آپکے سوا کوئی ایسا رفیق نظر نہیں آتا کہ جو مدد دیکر مجھکو اس غم کے بوجھ سے سبکدوش کرے اور ایسی راہ بتلائے کہ جس پر چلنے سے سیخ اور کباب دونوں بحال رہیں تمہارے اُن باتوں کو نہایت تامل سے سنا اور بڑے تحمل سے جواب دیا کہ جناب آپ مجھسے مشورہ طلب کرتے ہیں اور میری صلاح کو اپنے حق میں بہتر سمجھتے ہیں تو مناسب ہے کہ میں وہ صلاح دوں کہ جسکو میں اپنے نزدیک مناسب بلکہ انسب سمجھتا ہوں کیونکہ اگر آپکی خاطرداری کیواسطے کوئی خوشامدانہ کلمہ کہدوں جسکو میں خود پسند نہیں کرتا اور نہ اسکا انجام آپکے حق میں بخیر ہوتا ہوا سمجھتا ہوں تو پھر اپنے خدا کے سامنے کیا جواب دونگا بھائی خواہ آپ برا مانیں خواہ بھلا میں تو ہر وقت یہی کہونگا کہ آپ کا قصد اس ملک کو فایدہ پہونچانیکا ہرگز نہیں جس امر کو آپ بہبودی عام سمجھے بیٹھے ہیں وہ ٹھیک بربادی نامہ ہے اور جسکو بہتری خلایق تصور کرتے ہیں وہ عین ابتری دنیا ہے آپ اور آپکے رفیقوں کا منشا ہوا ہو کہ پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مل جلکر آپ ہی ملک میں فتور برپا کریں اور اپنے ہی خون سے از سر نو زمیں بہائیں جدال و قتال کا بازار گرم ہو بستی نگریاں اوجاڑ ہوں سارا ملک پامال ہو لوگوں کا مال متاع لٹ جاوے کاشتکاری اور زراعت کا نام تک مٹ جاوے مال مویشی کا ناس ہو تجارت کی تجارت اور اہل حرفہ کی حرفت بند ہو پس بھلا کہ یہہ خلقت کی بھلائی کے سامان میں یا تباہی کے میں سچ کہتا ہوں کہ یہہ نیت بالکل اچھی نہیں اسکی خوشی میں غم ہے اور اسکی بہتری میں ستم

باقی آیندہ

جواب نشور محمدی

صاحب تیغ و سپر عیسوی اپنی کتاب کے ۴۰ صفحہ پر یوں لکھتے ہیں کہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن کی ایک بات دوسری بات سے اچھی طرح مطابقت نہیں رکھتی پھر اس دعوی کے ثبوت میں چند نقلیں بطور نمونہ کے قرآن سے کرتے ہیں منجملہ اُنکے مرزا محمد ایک کا جواب دیتے ہیں چنانچہ منشور محمدی کے پرچہ مطبوعہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۰۶ پر وہ تیغ و سپر کی یہہ عبارت نقل کرتے ہیں +

پھر محمد صاحب نے بہت سی چیزوں کو حرام کیا مگر سورہ انعام کی ۱۴۵ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف چار چیزیں حرام ہیں +

اسکے جواب میں مرزا موصوف فرماتے ہیں اول یہہ کہ محمد صاحب پر وحی دو قسم کی ہوتی ہے یعنے وحی جلی اور وحی خفی اور بعض چیزیں وحی خفی سے حرام ٹھہرائی گئیں اور یہہ چار چیزیں آیت منقولہ کے وحی جلی سے حرام مقرر ہوئیں پھر فرماتے ہیں کہ اب اس سے یہہ لازم نہیں آیا کہ اور چیزیں حرام نہ ہوں دوم یہہ جواب دیتے ہیں کہ جب اہل اسلام نسخ اور تزاید کے احکام کے بھی قائل ہیں تو انپر یہہ اعتراض کسیطرح وارد نہیں ہو سکتا +

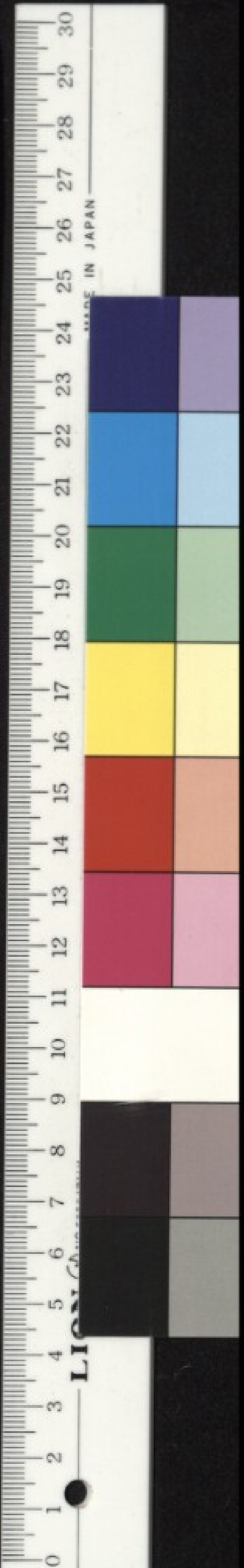
جواب اگرچہ آپنے دو قسم کی وحی کا بیان کیا۔ اور کہا کہ آیت منقولہ میں اشیاء الاربع کی حرمت وحی جلی سے ثابت ہے اور باقی کی وحی خفی سے پس اس سے یہہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ وحی خفی سے اور چیزیں حرام مقرر ہوں ہم کہتے ہیں کہ آپکی دلیل میں ایک نقص نظر آتا ہے یعنے یہہ کہ آیت منقولہ کا وحی جلی کے ہاتھ سے نازل ہونا کسیطرح سے واضح نہیں ہوتا ناظرین خود منصفی کریں کہ یہہ کس قسم کی حجت ہے کہ جہاں کہیں قرآن میں دو مسئلہ باہم مختلف پائے جائیں وہاں پر جب صاحب ایک کو وحی جلی اور ایک کو وحی خفی بتاتے ہیں البتہ آپنے اسکے وحی جلی ہونیکی ایک دلیل پیش کی چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ اشیاء اربع جن کی حرمت اس آیت مذکورہ بالا میں

ہے انکا حکم بطور جلی وحی کے انکو (محمد صاحب کو) ہوا تھا ہمنے پہلے وحی الٰہی فرمایا بس آپنے لفظ وحی الٰہی سے یہہ دلیل پکڑی کہ یہہ آیت وحی جلی سے نازل ہوئی حالانکہ لفظ وحی الٰہی کے صرف یہہ معنے ہیں کہ اشارہ کیا گیا باظاہر کیا گیا یا وحی کیا گیا ہے مجھے اور جلی وخفی کا نام و نشان بھی نہیں اور اگر لفظ وحی الٰہی سے آپ اس آیت کو وحی جلی ثابت کرینگے تو آیت منقولہ ذیل کو کیا بیان کرینگے کیا یہہ وحی جلی ہے یا وحی خفی چنانچہ سورہ النحل ہے ۱۵ رکوع میں مندرج ہے انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ - یعنے سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ آواز بلند کیجاوے واسطے غیر خدا کے ساتھ اسکے - اس آیت سے بھی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان اشیاء اربع کے سوائے اور کوئی چیز حرام نہیں ہے اور آپ نہ کہہ سکینگے کہ یہہ وحی جلی ہے - پھر یہہ جو کہا کہ اہل اسلام نسخ و تزاید احکام کے قائل ہیں اس سے کیا تسلی ہو سکتی ہے کیونکہ ہمکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ کون کون حکم فرض ہیں اور کون واجب اور کون کون منسوخ ہوئے ہیں - بعد وفات محمد صاحب کے قرآن کے سب صحیفے ایک صندوق میں خلط ملط ڈالے اور عائشہ کی سپردہیں رہے جب اہل اسلام اور مسلم کی فوج کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک قرآن کے حافظ قتل ہوئے تب خلیفہ اول ابوبکر نے زید ابن ثابت کو حکم دیا کہ باقی حافظوں سے آیتیں سن سن کر لکھ لے اور انکو ان صحایف مذکور سے مقابلہ کرکے قرآن کو تالیف کرے - مگر حافظوں کی کلام اور صحیفوں میں اتفاق نہیں ہوا اور بعضوں نے دعویٰ کیا کہ جو ہمارے حفظ میں آیتیں ہیں وہ اس قرآن منقولہ میں موجود نہیں ہیں رفتہ رفتہ اور بھی اختلاف پڑ گیا - تب خلیفہ ثالث عثمان نے زید کو حکم دیا کہ پھر از سر نو تالیف کرو اور سب اختلاف متن کے نکال دو بعد اسکے خلیفہ نے اس نئے قرآن کی کئی ایک جلدیں نقل کرواکے دور دراز شہروں میں روانہ کر دیں اور

یہہ حکم جاری کیا کہ پہلی تالیف کی جتنیں جلدیں ہوں جلائی جاویں پھر شیعہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلیفہ عثمان نے اصلی قرآن کی کئی ایک عبارتیں چھوڑ دی ہیں اور اسکو عثمان کا قرآن کہتے ہیں اور یہی قرآن فی الحال مروج ہے - پس اب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسے قرآن میں کون حکم آگے اور کون پیچھے اور کون ناسخ اور منسوخ ہے - اور آپ خود قائل ہیں کہ احکاموں میں اختلاف ہے اور یہی تو دعویٰ صاحب تیغ بیری کا تھا مرزا صاحب کہتے ہیں کہ سوائے فرقہ پادری کے اور کسی میں ہم نے ایسا جہل مرکب نہیں دیکھا کہ جسقدر اس گروہ مرقوم میں ہے کیونکہ ہر ایک ذیرک کا قاعدہ ہے کہ جب تک کسی کے اصول دین سے واقف نہ ہو تو اعتراض کرنے سے لب بستہ رہتا ہے حضرت مرزا صاحب کا یہی دستور ہے کہ مخالف پر جہالت اور تعصب وغیرہ کے القاب لگانے - مگر واضح ہو کہ مخالف کو اس قسم کی دشنام سے نقصان ہرگز نہیں پہنچ سکتا ناظرین کے نزدیک وہ خود جاہل تصور کئے جاویں گے - اور اس موقع پر ہمکو مسیح کی پاک نصیحت یاد آتی ہے کہ اسنے حکم فرمایا کہ تم اپنے دشمنوں کو پیار کرو ان کے لئے جو تمہاری نفرت کرتے ہیں بھلا کرو ان کے لئے جو تمہیں آزار دیتے ہیں دعا مانگو کامل ہو جیسا کہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے +

بقیہ مضمون بیبل کے خدا کیطرف سے ہونے کے اندرونی ثبوت

اس پچھلی بات پر یہہ اعتراض کیا جا سکتا ہے - کہ اس دلیل کی پوری ماہیت کو ہماری عقل ناتمام دریافت نہیں کر سکتی - کیونکہ جب ایک خاص مصنف کی لیاقت اور علم معلوم کرنے کے لئے انسان کو خود بہت سی لیاقت اور علم چاہئے - تو اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ فلاں کتاب خدا کی طرف سے ہے یا نہیں الا بیشک اگر کلام مقدس یعنے بیبل کی خوبی اسکی فصاحت و بلاغت میں ہوتی - تو یہہ دلیل کوڑی کے کام کی نہیں تھی - لیکن جبکہ بیبل کی خوبی اسکی عمدگی تعلیم ہے - تو اس خوبی کے معلوم کرنے کے لئے نہ بڑا علم چاہئے - اور نہ بڑی لیاقت درکار ہے - بلکہ صرف دل کے خیالات کی درستی - جو شخص کہ اپنے دل کے خیالات درست اور تمیز صحیح رکھتا ہے - وہ اس ثبوت یا دلیل کو بکمال و تمام سمجھ سکتا ہے - یہی دلیل و ظہور کی ہے پہلے کہ بیبل میں کوئی ایسی بات پائی نہیں جاتی - جو خدا کی ذات و صفات کے خلاف ہو - کوئی ایسا فقرہ نہیں جسکو ہماری تمیز رد کرے - اور کوئی کنایہ یا اشارہ بھی نہیں - جو نیکی اور راستی کے برعکس ہو - اگر بیبل میں کوئی ایسی بات ہوتی - جو نیکی اور خدا کی ذات و صفات کے خلاف ہے - یا جسکو ہم اپنی صحیح تمیز سے برا سمجھتے ہیں - تو یہہ ممکن نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم اسکو خدا کیطرف سے الہامی کتاب سمجھتے - یہی دلیل ایک ایسی دلیل ہے - کہ جس سے سوائے بیبل کے دنیا کی ساری کتابوں کا الہامی ہونے کا دعویٰ باطل ٹھہرتا ہے - کیونکہ ان سب میں ضرور کوئی نہ کوئی ایسی بات ملتی ہے - جو خدا کی ذات یا ہماری تمیز کے خلاف ہے - دوسری بیبل کی کامل پاکیزگی اور خدا کی صفات اور آیندہ نمونگی اور طریقہ نجات کے بیان کے موافقت و مطابقت ہماری تمیز اور ہمارے تجربہ کے ساتھ اسکے الہامی ہونے کا ایک بڑا بھاری پکا ثبوت ہے - جب کوئی شخص اس پاکیزگی کو دیکھ لے - اور یہہ بھی - کہ بیبل کے احکام انسانی تمیز کے ساتھ کیسی موافقت رکھتے ہیں - اور جب اسکو معلوم ہو جاوے کہ بیبل کی تاثیر گناہ سے پاک کرنے اور دل کو تسلی و اطمینان دینے میں کیسی ہے - تو وہ اسپر ایمان لانے سے کبھی باز نہیں رہ سکتا - کیونکہ اسکے لئے ایسی عمدہ کتاب کو جھوٹھا تصور کرنا امور متضادہ کا ماننا ہے - اسلئے کہ خدا جل و علا نے انسان کے دلکو ایسا پیدا کیا ہے کہ جب سچائی کامل طور سے دکھائی جاوے -



تو وہ اُسکے ماننے سے انکاری نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی جس شخص کے نیک ہونے کے ہم صاف صاف قایل ہیں۔ اور جسکو ہم نے ہمیشہ راست گفتار و درست کردار پایا ہی۔ بے اختیارانہ اُسکی سب باتونکا اعتبار کر لیتے ہیں۔ اسیطرح ممکن نہیں۔ کہ ہم بیبل کی خوبیوں کو صاف صاف دیکھیں۔ اور پھر اُسکو سراسر جھوٹھا و رافترا کہیں۔ جب سامری عورت نے اپنے شہر کے لوگوں کے پاس جاکر بیان کیا۔ کہ ایک مرد نے میرے سارے کام بتلادئے۔ تو بہت اشخاص ایمان لائے۔ لیکن جب اُنہوں نے خداوند مسیح کی تعلیم اور کلام کو اپنے کانوں سنا۔ تو اُس عورت سے یوں کہا۔ کہ اب ہم تیرے کہنے سے ایمان نہیں لائے۔ کیونکہ ہمنے خود سنا۔ اور جانتے ہیں کہ یہی فی الحقیقت جہان کا نجات دینے والا مسیح ہی۔ انجیل یوحنا ۴ باب ۴۲ آیت اب کوئی شخص یہہ خیال نہ کرے۔ کہ وہ لوگ بڑے سریع الاعتقاد تھے۔ کہ خداوند مسیح کی باتیں سنتے ہی اُسپر ایمان لے آئے۔ کیونکہ ہمارے خداوند کی کلام کی پاکیزگی اور تعلیم کی تاثیر ایسی تھی۔ کہ جو لوگ سچے دل و گوش شنوا سے اُسکی سُنتے۔ بے اختیارانہ اُسپر ایمان لاتے تھے۔ اور چونکہ یہی مسیح کی تعلیم انجیل مقدس میں درج ہی۔ تو اگر کوئی شخص سچے دل سے تعصب کو ایک طرف رکھکے اُسکا مطالعہ کرے۔ تو وہ ضرور قایل ہو جاویگا کہ یہی فی الحقیقت جہان کا نجات دینے والا مسیح ہی +

اب اگر کوئی شخص یہہ اعتراض پیش کرے۔ کہ اگر بیبل کے الہامی ہونے کے ایسے ہی پختہ ثبوت ہیں تو کیا وجہ ہی۔ کہ سارے لوگ اُسپر ایمان نہیں لاتے۔ اسکا جواب یہہ ہی۔ کہ گو بیبل کی حقیت کے بڑے اچھے دلائل ہیں۔ لیکن جب تک کوئی شخص متوجہ ہوکے اُنکو غور سے نہ سنے۔ تب تک وہ کسطرح بیبل کی خوبی کا قایل ہوگا۔ اور علاوہ اسکے جس شخص کی دل کے خیالات گناہ کرتے کرتے بالکل بدل گئے ہیں۔ یعنے وہ نیکی کو نیکی اور بدی کو بدی نہیں سمجھتا۔ تو وہ بائیبل کی پاک اور نہایت عمدہ تعلیم کا کیا قدر کرے گا۔ کیونکہ اُسکی تمیز نیکی و بدی میں فرق نہیں کرتی

پھر اگر کسی کا یہہ سوال ہووے۔ کہ نیکی کے اصول ہمکو کہاں سے ملتے ہیں۔ اسکا جواب یہہ ہی۔ کہ خدا قادر مطلق نے ہر ایک شخص کے دل میں بلکہ سرشت میں نیکی کے اصول ڈالدئے ہیں۔ اور یہی قوت تمیز جس سے ہم نیکی کو نیکی اور بدی کو بدی سمجھتے ہیں۔ کانشنس یا ضمیر کہلاتی ہی۔ اور یہہ ہر ایک انسان کو دیگئی ہی۔ اور ہر ایک یکسان لیکن بعض لوگ جو ہمیشہ اُسکے خلاف کام کرتے ہیں۔ اُنکی ضمیر خراب ہو جاتی ہی۔ لیکن یہہ اُنکا اپنا قصور ہی۔ اور یہی نیکی کے اصول جو تمیز صحیح ہر ایک کو بتلاتی ہی۔ کلام مقدس میں ان صفائی اور تاثیر کے ساتھ بیان ہوئی ہی۔ کہ جو کوئی سچے دل سے اُسکو پڑھیگا تو اُسکو اسمیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ کہ بیبل درحقیقت الہامی کتاب ہی + فقط

منقولات

میلہ چاندپور

جناب مرتب شمس الاخبار سلامت تسلیم۔ براہ عنایت سطور ذیل درج صحیفۂ اخبار فرمائیے +

ناظرین خرد آگین کو معلوم ہو کہ موضع چاندپور ضلع شاہجہانپور میں حسب الحکم جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر ضلع مذکورہ اور بمدد جناب پادری نولس صاحب پیاریلال کبیر پنتھی نے بتاریخ ۶ ماہ مئی سنہ رواں اپنے گانوں میں ایک میلہ منعقد کیا اس غرض سے کہ ہر مذہب والا اپنے مذہب کی خوبی بیان کرے چنانچہ اس میلہ میں قریب دو ہزار آدمی فراہم ہوئے تھے اور پیاریلال موصوف نے سب لوگوں کے کھانے پینے اور سب قسم کی آسایش کا خوب انتظام کیا۔ اس مجمع میں دور دور سے لوگوں کے آنے کا ارادہ تھا مگر بباعث شدت گرمی کے آنہ سکے تاہم بہت آدمی تھے۔ اور جناب کلکٹر صاحب ضلع مذکورہ نے اپنے تمام دفاتر میں تعطیل کردی تھی پولس بھی وہاں حاضر تھا اور جناب پادری صاحب موصوف کو حکم دیا تھا کہ جو شخص وہاں فساد یا تکرار کرے اُسکو گرفتار کرادو۔ صاحب موصوف نے ایک خیمہ واسطے فراہمی مجلس کے باغ کے درمیان نصب کیا تھا اور فراہمی مجلس گیارہ بجے سے دو بجے تک وقت مقرر ہوا۔ جو شخص کچھ کہنا چاہے وہ کھڑے ہو کر بیان کرے گفتگو کیواسطے پندرہ منٹ سے زیادہ مہلت نہ تھی طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جب فراہمی مجلس کا وقت ہوتا تھا تو خیمہ کے گرد ہزارہا آدمیوں کا ہجوم رہتا تھا اہل پولیس ایک دوسرے کو ہٹاتے تھے اور بلا اجازت صاحب موصوف کے کوئی اندر نہ جانے پاتا تھا مگر عیسائیوں کے واسطے ممانعت نہ تھی۔ عیسائیوں محمدیوں اور پنڈتوں اور کبیر پنتھیوں اور پرم ہنسون اور راہل و فقرا وغیرہ سے خیمہ بھر جاتا تھا مگر صدہا آدمیوں کا باہر سے اندر آنے کو دل چاہتا تھا +

جب اندر کی گفتگو باہر جماعت میں نہ آتی تھی تو مشتاقین کی طبیعت گھبراتی تھی۔ لوگ چاہتے تھے کہ اندر سے کوئی عیسائی نکلے تو اُس سے وہاں کی گفتگو سنیں ہر وقت ہر خاص عیسائی کو باہر اگر منادی کا خوب موقع ہاتھ آتا تھا کیونکہ ہر مشتاق کی نظر ہر خوب دل لگاتا تھا۔ خیمہ کے اندر بوجہ کشمکش لوگ گھبراتے تھے مگر پیاریلال صاحب پنکھا کھنچواتے تھے اور خوشبویات چھڑکواتے تھے اول پیارے لال کبیر پنتھی نے درس پڑھا مگر عیسائیوں اور محمدیوں نے اُنکو معقول کر دیا پرم ہنسوں اور پنڈتوں کا بھی یہی حال ہوا مگر علما محمدی جو دہلی و لکھنو و پنجاب کے موجود تھے ہر روز عرصہ تک وہی پرانے سوالات دربارہ تثلیث و وحدانیت اور ایسی مانند تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی اُٹھیگا وغیرہ پیش کرتے رہے۔ ہرچند صاحب موصوف نے اُنکے سوالات کے جواب بآسانی دئے مگر حسب عادت وہ مقر نہ ہوئے ہاں جو لوگ منصف مزاج تھے وہ دلیں معقول ہوئے واقعی اس میلہ سے بہت فائدہ ہوا +

کیا خوب ہوتا کہ ہر شہر میں ایسے میلے قایم ہوتے اور لوگ اسطرح

سے اطمینان و دلدہی سے کلام کو سُنتے۔ کاش کہ جلد اس ملک کی تاریکی انجیل کی روشنی سے دور ہو ۔ از شمس الاخبار

ترکی

سلطان عبد العزیز خان ولد سلطان محمود برادر سلطان عبد المجید خان نے عمر چوالیس سال بعد پندرہ سال کی سلطنت کے بہ تجویز اپنی رعایا کے تخت سے محروم ہو کر عزلت اختیار کی جنکا قدیم حرم سرائے میں بطور قیدی کے رہنا تجویز کیا گیا۔ چنانچہ سلطان معزول نے اس بے عزتی کے زندگی پر موتکو ترجیح دیکر خودکشی کی جیسے کہ سلطان موصوف یورپ کی سیر سے علم و ہنر ولا آرام و آسائش کا مادہ پیدا کر کے لائے اور کچھ فضول عادات انکی طبیعت پر مستولی ہو گئیں تو اپنی رعایا کی نظر میں ناپسند ہوئی انہوں نے اُس قدیم دستور خاندان کو کہ اگر بھائی نہو تو بھائی کے بیٹے کو تخت نشین کیا جاوے۔ بدلنا چاہا تھا اور جو روپیہ کہ رعایا سے بہتری ملک کے لئے وصول کیا جاتا تھا وہ ذاتی عیش عشرت میں صرف کرتے تھے۔ پہلے یہہ قاعدہ تھا کہ امر اہم میں علماے روم سے مشورہ لیکر کار بند ہوتے تو گویا علما بالکل بادشاہ ہونکی مزاج پر حاوی رہتے تھے اور یہہ علما بنام صوفیا کے مشہور رہتے جیسے کہ عبد العزیز خان نے ان لوگوں سے صلاح و مشورہ کرنا چھوڑ دیا یہہ لوگ بشدت ناراض و برہم ہوئے درحقیقت تخت حکومت بھی نہ رہی اور عبد العزیز سے صرف علما ہی ناراض نہ تھے بلکہ رعایا بھی نفور تھی۔ جو لوگ کہ دینداری میں اعلیٰ رتبہ رکھتے تھے وہ سب بھی صوفیوں کی طرفداری سے کیونکہ وہ جملہ معاملات دینی میں سند سمجھے جاتے تھے اس بادشاہ سے نافر ہوئے۔ بجدیکہ رعایا بادشاہ کو متبع اسلام نہ خیال کرتی تھی علاوہ بران کتر ترک ایسے ہونگے جو اس بات سے ناخوش نہونگے کہ اپنے ملک کو مفلس اور خزانہ جنگی کو خالی پاتے تھے زیادہ تر اس سبب سے کہ انتفاع ملک کو بادشاہ اپنے صرف میں لاتا تھا اور اسکا خیال نکرتا تھا کہ ملک کس حضیض کیحالت میں چلا جاتا ہی۔ پس کیا عجب ہی کہ سب لوگوں کے دل ایسے شخص سے منحرف ہو کر اُسکے تخت سے اُتار دئے جانیکی باعث ہوئے ہوں۔ معزول ہونے کے بعد بہت جلد خودکشی کرنے سے عوام میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اکثر تو خودکشی کو ہی تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ تخت سے دست برداری بجبر ہوئی تھی اور انکی زندگی ہر وقت باعث تکلیف متصور تھی لہذا عبد العزیز سے کہا گیا تھا کہ جو چاہو ان تین میں سے پسند کر لو۔ پیالہ۔ کمان۔ چوشش قبض۔ کہتے ہیں کہ اُس نے مر رہیں۔ کیونکہ کسی اور طریق پر بجبر بُرے طور سے مارے جانیسے بہتر ہی۔ اکثر روپیہ جو عبد العزیز نے جمع کیا تھا اب وہ کاروبار ملک میں صرف ہوگا۔ اس بادشاہ کے عہد میں ملک نے کبھی ترقی نہ پائی نہ کبھی امن چین رہا سالہا سال تک ملکی فساد قایم رہے چونکہ حاکم روم عیاش تھا نقص مذکورہ بالا کا انسداد نکر سکا۔ سلطان حال ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ روسیوں کے جال میں پھنس جائے کہ اُس سے احتمال ہو سکے کہ کچھ حصہ ملک روم کا اُسکے تصرف سے جاتا رہیگا۔ فرانس و اٹلی اور انگلینڈ نے اس انقلاب کو جایز رکھا ہی یہہ دلیل اس امر کی ہی کہ اگر روس قدم بڑھاوینگے تو یہہ سب قومیں شریک ہو کر انکا مقابلہ کرینگی سلطان روم نے ایک اشتہار جاری کیا ہی کہ ہم آیندہ بہت سارے امور جو مملکت کے حق میں نفع بخش ہوں جاری کرینگے اور ملازمان سول کی تخفیف کر دی گئی ہی کہ یہہ بھی ایک باعث بے انتظامی ملک کا تھا۔ اشتہار مذکور میں یہہ بھی تحریر ہی کہ جائداد نزول کی آمدنی واسطے اضافہ مالگذاری اور ترقی تعلیم کے صرف کیجاویگی۔ اس انقلاب کو رعایا نے بھی بہت پسند کیا ہی۔ اور عیسائی اکابر نے بھی اپنے سلطان جدید کو نذریں بخوشی گذرانی ۔ از کوہ نور

اخبارات مُلکی و ولایتی

کابل - اخبار اٹلاس ورلڈ کا بیان ہی کہ کپتان برٹن صاحب بمشاہرہ دو ہزار پونڈ سالانہ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہو کر کابل کو جاوینگے اور وہاں پہونچکر افغانوں اور روسیوں کو دیکھینگے کپتان صاحب کا وہاں پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہونا مناسب ہوا ۔ دہلی گزٹ انگریزی کے کارسپانڈنٹ جدہ نے سوداگروں کی چٹھیوں کے حوالے سے خبر دی ہی کہ حکام مقامات استک اور کولاب میں جو درمیان سمرقند اور بدخشان کے واقع ہیں بڑی لڑائی ہوئی اسلئے راستہ بالکل بند ہو گیا۔ حاکم بدخشان نے امیر کابل سے امداد چاہی ہی اور لکھا ہی کہ فوجوں کو جلد روانہ کرو تا کہ ان دونوں حاکموں کو گرفتار کر لیا جاوے کیونکہ انہوں نے بہت فساد اُٹھا رکھا ہی۔ حاکم بدخشان نے امیر صاحب کو یہہ بھی لالچ دکھلا دیا ہی کہ ان دونوں ملکوں کے افغانستان میں شامل کر لینے سے کان سونے اور ہیرے کی ہاتھ آجاویگی ۔

عجب نہیں کہ امیر کابل اس طمع میں آکر فوجیں بھیجدیں ۔

روس ایک اخبار میں قوقند کی خبر اسطرح چھپی ہی کہ چند روز گذرے جو قوم کارا گھرکی نے برخلاف روس کے ایک ہزار مضبوط آدمی جمع کر کے فساد اُٹھانیکی کوشش کی تھی اور اس مفسدہ کا سردار چڈیکلا نامی کو مقرر کیا تھا یہہ خبر سنکر ۹ ماہ گذشتہ کو فوج روس کے تین حلقے باغیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے اور قریب مقام کراگی صف آرا ہو کر باغیونکو شکست دی سو آدمی باغیوں کے مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے۔ مقام شمین کے باشندے مطیع ہو گئے اور شہر انہوں کے قبضے میں آگیا بخیرو بخت کی سرحد میں صورت امن کی رہی یہہ جگہہ جہاں لڑائی ہوئی سو جاتے تھوڑی دور پر ہی مگر اُسکی فوج نے اس معرکہ میں دو دن کے اندر ایکسو پچاس میل مسافت طے کی ۔

معلوم ہوتا ہی کہ روسی فوج جسقدر لڑائی میں ثابت قدم ہی اُسیقدر تیز روی میں بھی تازہ دم ہی کہ ایک دن میں بحساب اوسط ۵۰ میل سفر کیا۔ سپاہ کیواسطے یہہ قواعد جفاکشی کی ضرور ہی ٭

ایران میں بھی بدنظمی جاری ہی اور فوج کو کئی کئی ماہ کی تنخواہ نہیں ملتی اسواسطے سپاہ ایران فاقہ کشی کی حالت میں رہتی ہی۔ اگر ایسے موقع پر کوئی غنیم کھڑا ہو جاوے تو شاہ ایرانکو مشکل ہوگی ٭

کان ملک جاپان میں چاندی کی کان کھودنے میں تقریباً ایک ہزار آدمی مشغول ہیں ٭

علیگڈہ میں محلہ بانس دروازہ کے اندر آگ بہت شدت سے لگی اور لکڑی اور ایک بنگلہ جو متصل واقع تھا جلگیا تخمیناً آٹھ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ٭

فرضی نواب۔ خبر ہی کہ چند مسلمان جو چندر نگر واقع عملداری فرانس متصل کلکتہ میں بودوباش رکھتے تھے اور اپنے کو نواب لوگ بیان کرتے تھے اب معلوم ہوا کہ وے پورے قمار باز تھے ایام تعطیل و تیوہاروں میں کلکتہ کے بعض باشندے جنکو تاش کھیلنے کا شوق تھا یہاں آکر خوب مزے اُڑایا کرتے تھے چونکہ حکام چندر نگر کو یہہ خبر ملگئی لہذا اُنہوں نے ان خیالی نواب صاحبان کو حکم دیا ہی کہ فوراً ہماری عملداری سے نکل جاؤ ٭

چین۔ طلسم حیرت مدراس میں تحریر ہی کہ شہنشاہ چین بمعاملات کاشغر میں مقابلہ روس پڑا ہی اخبارات چین میں اسکا بھی مذکور ہی کہ گورنمنٹ چین نے روپیہ قرض لیکر ریاست یعقوب بیگ پر چڑھائی کرکے روسیونکو توقند سے نکال دینے کا ارادہ کیا ہی ٭

حضور شہزادہ ویلز کی سیر و سیاحت کے متعلق جو حساب اخراجات مشتہر ہوا ہی اُس سے واضح ہوتا ہی کہ کل میزان خرچ رقم چھ لاکھ روپیہ سے جو پارلیمنٹ میں منظور ہوئی تھی کم ہوئے چنانچہ اب اور روپیہ کی درخواست کرنیکی ضرورت نہوگی عوام لوگ اسی خیال میں تھے کہ رقم منظور شدہ سے کئی درجہ زیادہ خرچ ہوا ہی ٭

قلات۔ جو جائداد خان قلات نے بریہوئی کے سرداروں کی ضبط کر لی تھی اور جسکی وجہ سے فساد ہو گیا تھا اُسکو انہوں نے واگذار کر دیا ہی اور میجر سنڈمن صاحب کو اسکا فیصلہ سپرد کر دیا ہی اور اُنسے کہدیا ہی کہ آپ فیصلہ کر دیجئے ٭

تحفہ۔ حضور پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے ایک گھوڑا نہایت عمدہ مہاراجہ کشمیر کیواسطے گورنمنٹ پنجاب کی معرفت روانہ کیا ہی جسکو دیوان کرپارام صاحب لاہور سے اگرچہ جموں میں لیگئے مہاراجہ صاحب اُسکو دیکھکر بہت خوش ہوئے اُسکی قیمت کا تخمینہ کشمیر میں چالیس ہزار روپیہ کا کیا گیا ہی ٭

نیویارک ۳۰ مئی کی تار خبر دیتی ہی کہ مقام کیوبک میں نہایت زور شور سے آگ لگی اور ابھی تک نہیں بجھنے میں آئی ٭

گورنمنٹ انڈیا نے حکم دیا ہی کہ سکندرآباد و مدراس میں جو بارگین دو منزلہ بن رہی ہیں آئندہ اُنکی تعمیر موقوف رہے اور جو عمارت کہ متعلقہ بارک ہائے رسالہ ترمل گیری میں تھا اُسمیں بجائے پتھر کے اینٹیں لگائی جاویں ٭

ڈاکہ۔ شعلہ طور میں لکھا ہی کہ موضع کسولیا علاقہ دہمری ضلع ایٹہ میں بہکاری داس مہاجن کے گھر ڈاکہ پڑا نقدی اور اسباب ۴۴۷ روپیہ کا لٹ گیا اور مقدمہ سنگین وقوع میں آیا یعنے وقت ارتکاب جرم کے غارتگروں کا اُس گانوں کے باشندوں سے مقابلہ ہوا منجملہ اُن غارتگروں کے ایک آدمی مارا گیا اُسکی صورت تبدیل کرکے وے ایک مقام پر ڈال گئے بڑی تلاش سے وہ لاش اب دستیاب ہوئی ہی مگر وہ آدمی ابھی شناخت نہیں ہوا مجرموں کی تلاش میں حکام ساعی ہیں ٭

بارش۔ شمس الاخبار میں لکھا ہی کہ اب مشرقی حصص ممالک مغربی و شمالی میں موسم برسات کا شروع ہو گیا ہی یعنے جو مقامات اُس جانب بنارس کے ہیں اُن میں خوب بارش ہوئی ٭

مرض۔ تانجور میں اب ایک جدید عارضہ پھیل گیا ہی لوگوں کو اُس سے نہایت ہی خوف پیدا ہوگیا ہی اگر کسیکے پاؤں میں بھی درد ہو گیا تو یہہ بھی خوف ہوتا ہی کہ اب ہم جدید عارضہ میں مبتلا ہوئے ہر ایک شخص کی جیب میں بکریوں کی مینگنیاں پڑی رہتی ہیں اسیوجہ سے وہاں بکریاں گراں ہو گئی ہیں ٭

لنڈن۔ ایک بہت بڑا جلسہ لنڈن میں اس خوشی میں کیا گیا کہ حضور شہزادہ پرنس آف ویلز بہادر بخیر و عافیت تمام لنڈن میں واپس تشریف لائے یہہ جلسہ دعوت مکان گلڈ ہال میں ہوا تھا پانچ سو مہمانوں کیواسطے کھانا چناگیا تھا اُس میں شاہزادہ صاحب نے ایک تقریر بیان کی خلاصہ جسکا یہہ ہی کہ میں نہایت خوشی سے اُس دن کو یاد کرتا ہوں جبکہ میں ہندوستان میں تھا ہر چند کہ مجھکو افسوس ہی کہ میرا اُس ملک میں رہنا بہت کم ہوا مگر تاہم ہندوستان کی حالت سے مجھکو نہایت عمدہ اطلاع حاصل ہوئی۔ میرا استقبال ہندوستان میں تمام قوموں نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ کیا اور ہندوستان کے رئیسوں نے میری خاطر تو نہایت خلوص قلبی کے ساتھ کی اور میں اس استقبال و مدارات کا جو ہندوستانیوں اور رؤسا ہند نے کیا جیسا کہ چاہئے ویسا شکریہ ادا نہیں کر سکتا حقیقت میں حسن محبت و اخلاق کے میری تواضع کی گئی وہ مجھکو ہمیشہ یاد رہیگی اور میرے دل پر اُسکا نقش ہو گیا ہی اور میں یقین کرتا ہوں کہ یہہ ایک علامت اس بات کی ہی کہ سلطنت ہندوستان و شہنشاہ ہند کی فرمانبرداری میں ثابت قدم ہی۔ آخر میں شاہزادہ ممدوح نے ہندوستانی فوج کا تعریف کے ساتھ ذکر کیا ٭

تعلیم مستورات کے نسبت مسٹر جسٹس ڈیمبل صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ بنگالہ کی ہندوستانی عورتوں میں تعلیم و تربیت کسقدر ترقی ہوئی ہی ایک ایسا معاملہ ہی کہ جسکی نسبت صرف اُن نتیجوں کے بیان کے اعتبار پر رائے قائم کی جاسکتی جو اُسکی کیفیت کو دریافت کر سکتے ہیں چنانچہ اُس ملک کے مختلف مقاموں میں مینے اکثر تعلیم یافتہ ہندوستانیوں سے گفتگو کی

اور اُن میں سے ہر ایک نے مجھکو یہہ یقین دلایا ہی کہ اُنکے خاص گھروں میں عورتیں پڑھتی ہیں اور وہ یہہ یقین کرتے ہیں کہ اُن کے اور ملاقاتیوں کے خاندانوں میں بھی یہی کیفیت ہی اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اگلی نسل کی یہہ کیفیت نہ تھی +

لارڈ بشپ ۹ مئی کو ہوس آف کامنز میں مسٹر کنسنٹ صاحب نے یہہ امر دریافت کیا کہ بعہد گورنر جنرل سابق میں ایک کمیٹی ہوئی تھی کہ لارڈ بشپ موجودہ کے علاوہ بنگال میں ایک اور بشپ مقرر ہونا چاہئے۔ چنانچہ اب لارڈ بشپ اول کی اسامی خالی ہی اور یہہ امر گورنمنٹ کے غور کے قابل ہی کہ بندوبست کیا جاویگا۔ انڈر سکرٹری آف سٹیٹ نے جواب دیا کہ امر معلوم گورنمنٹ میں پیش ہی اگر چندہ میں گنجایش ہوگی تو دوسرا بشپ بھی مقرر کیا جاویگا + از کوہ نور

مہاراجہ جیپور بہمراہی ایکسو آٹھ سرداروں اور راجہ پرتاب سنگھ برادر مہاراجہ جودہپور ۲۵ مئی کو شملہ میں رونق افروز ہوئے +

چندہ میو میموریل فنڈ میں اب تک تیرہ ہزار ایکسو بیس روپیہ کا چندہ ہو چکا ہی +

جدید ریل صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے منظور فرمایا ہی کہ ایک شاخ جدید ریلوے مراد آباد سے رام نگر تک بنام اودہ روہلکھنڈ کمپنی طیار کیجائے +

رپوٹ بارش پنجاب بابت ہفتہ لغایت ۱۵ مئی ۱۸۷۶ء اُس ہفتہ سوائے راولپنڈی جہاں خفیف سا تقاطر ہوا کہیں بارش نہیں ہوئی +

وینا سے ۔ جون کی تار برقی خبر دیتی ہی کہ شہنشاہ روس نے جدید سلطان روم کی تخت نشینی کو قبول و منظور فرمایا سلطان نے ایک اعلان باغیوں کیواسطے جاری کیا ہی جسمیں لکھا ہی کہ جو باغی چھہ ہفتہ کے اندر معافی کا خواستگار ہوگا میں اُسکو معاف کرونگا

اور چھہ ہفتہ تک کارزار بند رہیگا اور اس عرصہ میں اُن کی تمام عرضداشت پر لحاظ کیا جاویگا +

رنگون سے ۷ جون کی تار خبر آئی کہ مسٹر گروس وینزاور مایر صاحب وڈیون پوٹ صاحب آج شام کو رنگون میں بخیر و عافیت داخل ہوئے +

مصر خدیو مصر اور سلطان حال مینمراد افندی کے درمیان جو خبر ناچاقی کی مشہور ہوئی تھی وہ محض غلط ہی +

عثمانی قرآن لیوانٹ ہرلڈ اخبار جو خاص قسطنطنیہ میں شایع ہوتا ہی بیان کرتا ہی کہ شہنشاہ روس کے کتب خانہ میں ایک قرآن خاص خلیفہ عثمان کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہی اور سمرقند کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا ہی اُسکی تحریر کو بارہ سو برس گذرے اور سالم قرآن ہی۔ یہہ بھی روایت ہی کہ جب خلیفہ قتل کیا گیا او رخون جاری ہوا اُسکے قطرے اُس قرآن پر بھی موجود ہیں +

اگر یہہ خبر صحیح ہی تو علما اہل اسلام اُسکی نقل منگاکر اُسکی تحریف عدم تحریف دیکھ سکتے ہیں +

چیچک اخبار سماچار کے پاس خبر آئی ہی کہ ایران کے درمیان فرقہ زرتشتی اور مسلمان مرض چیچک کا نہایت زور شور ہی چنانچہ گذشتہ سہ ماہی میں قریب چالیس ہزار آدمی کے فوت ہوگئے جنھیں ٹیکہ نہ لگا تھے +

لودیانہ

ایک مہاجن بعلت جعل سازی بچک مال چھہ ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

مستی بیگھا زمیندار جو معاملات لین دین میں زیادہ ستانی کیا کرتا تھا اور اکثر لوگ اُسکے شاکی تھے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سعی و کوشش سے جیل خانہ میں پہونچا +

۱۰ جون کو برجا بانیہ کے یہاں سے بمبلغ دو سو روپیہ کی چوری ہوگئی پولیس چوروں کی تلاش میں مصروف ہی غالب ہی کہ مال برآمد ہو جاویگا +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ جون ۱۸۷۶ء

بھوانی داس اسسٹنٹ محرر و مہتمم انبر دار قصبہ راولپنڈی کی میونسپل کمیٹی ممبر مقرر ہوئے +

لفٹنٹ کرنیل ایف ایم برچ صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان نے ۷ جون ۱۸۷۶ء سے ایک مہینہ کی رعایتی رخصت حاصل کی +

مسٹر جی ڈی ٹریلٹ صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر مظفرگڈہ تا ایام رخصت لفٹنٹ کرنیل برچ صاحب کے قایم مقام ڈپٹی کمشنر ملتان مقرر ہوئے +

مسٹر ڈی بی سنکلر صاحب اسسٹنٹ کمشنر منٹگمری بجائے ٹریلٹ صاحب کے قایم مقام ڈپٹی کمشنر مظفرگڈہ مقرر ہوئے +

مسٹر ایچ ڈبلیو سٹیل صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ سیالکوٹ نے یکم جون ۱۸۷۶ء سے دو مہینہ اور سترہ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی +

مسٹر آر اڈنی صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ پشاور کو ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۳۶ کے بموجب ڈپٹی کمشنر کے اختیارات تفویض ہوئے +

لفٹنٹ سی ایف ماسی صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ راولپنڈی نے ۲۲ مئی ۱۸۷۶ء سے تین مہینہ کی رعایتی رخصت حاصل کی +

میجر ایف ڈی ہیرنگٹن صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے ۵ جون ۱۸۷۶ء سے ۴ مہینہ ۱۰ دن کی فرلو رخصت ہندوستان میں رہنے کیواسطے حاصل کی +

مسٹر ای آر ایلبن صاحب اسسٹنٹ کمشنر بجائے میجر ایف ڈی ہیرنگٹن صاحب کے قایم ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ مقرر ہوئے +

مسٹر سی بولنوز صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے یکم جون ۱۸۷۶ء سے دو مہینہ اور ۲۴ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا